السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

اگر کوئی حیض یا نفاس والی عورت فجر سے پہلے پاک ہو جائے اور غسل فجر کے بعد کرے، تو کیا اس کا روزہ صحیح ہو گا؟

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

ہاں، اگر کوئی حیض یا نفاس والی عورت فجر سے پہلے پاک ہو جاتی ہے اور غسل فجر کے بعد کرتی ہے، تو اسے روزہ رکھنا ہو گا۔ اور یہ اس مرد کے مشابہ ہے جسے فجر کے وقت جنابت لاحق ہو، تو اس کا روزہ رکھنا بالکل درست ہوتا ہے۔ اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے:

فَالـٔـٰنَ بـٰشِروهُنَّ وَابتَغوا ما كَتَبَ اللَّهُ لَكُم ۚ وَكُلوا وَاشرَبوا حَتّىٰ يَتَبَيَّنَ لَكُمُ الخَيطُ الأَبيَضُ مِنَ الخَيطِ الأَسوَدِ مِنَ الفَجرِ ... سورة البقرة ١٨٧

''اب تمہیں اختیار ہے کہ) ان سے مباشرت کرو اور وہ چیز طلب کرو جو اللہ نے تمہارے لیے لکھ دی ہے (یعنی اولاد)، اور کھاؤ اور پیو، یہاں تک کہ صبح کی سفید دھاری، رات کی سیاہ دھاری سے الگ نظر آنے لگے۔)''

جب اللہ عزوجل نے میاں بیوی کو طلوع فجر تک صنفی تعلق کی اجازت دی ہے تو اس کا لازمی نتیجہ یہی ہے کہ غسل طلوع فجر کے بعد ہو گا۔ اور احادیث میں بھی ہے، سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ بعض اوقات نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو صبح ہوتی جبکہ آپ اپنے اہل سے جنابت سے ہوتے اور آپ نے روزہ رکھا ہوا ہوتا۔ (صحیح بخاری، کتاب الصوم، باب اغتسال الصائم، حدیث: 1930 و صحیح مسلم، کتاب الصیام، باب صحة صوم من طلوع علیه الفجر وهو جنب، حدیث: 1109) یعنی آپ غسل جنابت طلوع فجر کے بعد ہی کرتے تھے۔

ھذا ما عندي واللہ أعلم بالصواب

احکام و مسائل، خواتین کا انسائیکلوپیڈیا

صفحہ نمبر 347

محدث فتویٰ